

ع جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اِسلام اور سیاست

مذہب اور سیاست

شریعت و سیاست

مروّجہ سیاست کے شرعی احکام

اسلام میں جمہوریت کا تصوّر

غیر اسلامی حکومت کے شرعی احکام

اسلامی حکومت کا بنیادی اصول شوریٰ

اسلامی مملکت میں حکومت الٰہیہ

ووٹ کی اسلامی حیثیت

ووٹر کی شرعی حیثیت

عورت کی سربراہی

مجموعہ افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

مع رسالہ: حکیم الامت کے سیاسی افکار

از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

اِدارہ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(061-4540513-4519240

اسلام اور سیاست

مجموعہ افادات

حکیم الامت مجدد الملت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ

و دیگر اکابرین

مع رسالہ

حکیم الامت کے سیاسی افکار

از

شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

ترتیب جدید

محمد اسحٰق ملتانی

مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان فون: 4540513-4519240

اسلام اور سیاست

تاریخ اشاعت..................... ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ

ناشر.......................... ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

طباعت...................... سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ... چوک فوارہ... ملتان — مکتبہ رشیدیہ........ راجہ بازار........ راولپنڈی

ادارہ اسلامیات........ انارکلی........ لاہور — یونیورسٹی بک ایجنسی...... خیبر بازار....... پشاور

مکتبہ سید احمد شہید....... اردو بازار...... لاہور — ادارۃ الانور........ نیو ٹاؤن........ کراچی نمبر 5

مکتبہ رحمانیہ........ اردو بازار .... لاہور — مکتبہ المنظور الاسلامیہ.... جامعہ حسینیہ.... علی پور

مکتبہ المنظور الاسلامیہ........ بلاک ز ڈ........ مدینہ ٹاؤن........ بنک موڑ........ فیصل آباد

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD

(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BL1 3NE. (U.K.)

ضروری ہے مگر اس قوم کے معاملہ میں تمہارے اور ان کے درمیان عہد ہو چکا ہے"

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کا ان لوگوں سے مقابلہ ہو جن سے تم عہد و پیمان کر چکے ہو تو مسلمانوں کا ساتھ مت دو پس مسلمانوں کو ہر حال میں اپنے عہد کی رعایت کرنی چاہئے۔ نہ خود مخالفت کریں نہ کسی مخالف کی اعانت کریں۔ اگر اس کے خلاف کریں گے تو سخت گنہگار اور مستحق عذاب ہوں گے۔ (بیاض اشرفی فصل)

غیر مسلم حکومت میں رعایا بن کر رہنے کا حکم

حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ نے اپنے ایک فتویٰ میں فرمایا ہے جو ذیل میں منقول ہے۔

سوال:۔ یہ ملک ہندوستان جو سو برس سے زائد مسیحی حکام کے مملوکہ و مقبوضہ ہے اور ان کی رعایا میں ہنود وغیرہ مختلف مذاہب کے لوگ آباد ہیں اور ہم لوگ مسلمان بھی زیر حکومت آباد ہیں۔ تو مسلمانوں کو اس ملک میں حکام کی رعایا بن کر رہنا چاہئے یا نہیں۔ اور ہم مسلمانوں کو اپنے ان حکام کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے۔ اور نیز ہندوؤں وغیرہ رعایا کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے۔

الجواب:۔ چونکہ قدیم سے مذہب، اور جملہ مسیحی لوگوں کا قانون یہ ہے کہ کسی کی ملت اور مذہب سے پرخاش اور مخالفت نہیں کرتے اور نہ کسی مذہبی آزادی میں دست اندازی کرتے ہیں۔ اور اپنی رعایا کو ہر طرح سے امن و حفاظت میں رکھتے ہیں۔

لہٰذا مسلمانوں کو یہاں ہندوستان میں جو کہ اہل مسیحی کا مملوکہ و مقبوضہ ہے رہنا اور ان کی رعیت بننا درست ہے۔ چنانچہ جب مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ملک حبشہ میں جو نصاریٰ کا مقبوضہ تھا بھیج دیا۔ اور یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ وہ کسی کے مذہب میں دست اندازی نہیں کرتے تھے۔

غیر مسلم حکومت میں رہنے اور ہجرت کرنے کا شرعی حکم

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ کسی مسلمان کا کفار کی حکومت میں رہنا جائز نہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ کسی مسلمان قوم کا کسی کافر کے تحت میں رہ کر زندگی بسر کرنا دو حال سے خالی نہیں۔

اول یہ کہ وہ ان کے سیاسی و سرکاری محکموں میں عہدے قبول کریں گے یا نہیں دوسری شکل میں ان کی سیاسی طاقت رفتہ رفتہ بالکل ختم ہو جائے گی۔ اور وہ دنیا کے واسطے عضو معطل سے زیادہ بے کار ثابت ہوں گے۔

اور اگر پہلی صورت ہے یعنی سرکاری عہدے قبول کریں تو ومن لم یحکم بما انزل اللہ فالئک ھم الکافرون کے مصداق ہوں گے۔ کیا زید کا یہ خیال صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے تو اس کی رو سے مسلمانان ہند پر ہجرت واجب ہے یا نہیں۔

الجواب:۔ زید کے کلام کا حاصل یہ ہے کہ جو اہل اسلام کفار کی حکومت میں رہتے ہیں وہ دو مصیبتوں میں سے ایک مصیبت میں مبتلا ہیں۔ اگر سیاسی محکموں میں مراتب حاصل کریں (اور عہدے قبول کریں) تو من لم یحکم کی وعید میں داخل ہوں گے ورنہ دنیا کے واسطے عضو معطل سے بڑھ کر بے کار ثابت ہوں گے لہٰذا ان پر ہجرت فرض ہے۔

ہمارے نزدیک زید کا یہ خیال غلط ہے۔ اول شق میں یہ تسلیم نہیں کہ سرکاری تمام ملازمتوں میں حکم خلاف ما انزل اللہ ضروری ہو۔ بلکہ بہت سے ایسے محکمے ہیں کہ جن میں حکم ہی نہیں (یا شریعت کے مطابق اور جائز حکم ہو)۔ نیز دوسری شق بھی غیر مسلم اور غلط خیال ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مراتب (یعنی عہدے) حاصل نہ کرنے کی صورت میں عضو معطل اور بے کار ہونے سے اگر دنیاوی اعتبار سے مراد ہے ظاہر ہے کہ غلط ہے۔ کیونکہ تجارت، زراعت، حرفت اور دنیاوی کاروبار کر سکتے ہیں اور اگر دینی اعتبار سے مراد ہے تو غلط ہونا بہت ہی زیادہ روشن ہے۔ جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔

اس کے علاوہ ہجرت کر کے جس جگہ جائیں گے وہاں بھی انہیں دونوں مصیبتوں کا سامنا ہوگا کیونکہ اس وقت کوئی سلطنت علی منہاج النبوۃ نہیں۔ تو وہاں سے بھی ہجرت فرض ہوگی۔ تو سوا اس کے دنیا سے ہجرت فرمائیں کوئی چارہ نہ ہوگا خلاصہ یہ کہ زید کا یہ خیال غلط اور بے اصل ہے۔ جب حکومت کی طرف سے شرائع متعلقہ کے (یعنی مذہب پر) ادا کرنے کی اس طرح سے آزادی ہے اور کچھ روک ٹوک نہیں۔ تو ہجرت واجب نہیں۔ خواہ سیاسی محکموں میں جائز عہدہ حاصل کریں یا نہ کریں۔ مسلمانوں کی دینی اور دنیوی عزت سیاسی عہدوں کے اصول کیساتھ وابستہ

نہیں بلکہ ان کی عزت شریعت کی پوری اتباع اور باہمی اتحاد و اتفاق کیساتھ متعلق و مربوط ہے۔

حررہ خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح عبدالوحید عفی عنہ

الجواب صحیح محمد یحیٰ عفی عنہ۔ الجواب صحیح عبداللطیف

اللطیف عفی عنہ:۔ (بیاض اشرفی ص ۲۶)

کافر حکومت کی ماتحتی میں رہنے کی ممانعت پر ایک استدلال اور اس کا جواب

ایک صاحب نے اس مضمون کو کہ کافر کی حکومت مسلمانوں پر جائز نہیں آیت و لا تنکحو المشرکین حتیٰ یومنوا سے استنباط کیا ہے کہ جب ایک مسلمان عورت کا کافر کی ماتحتی میں رہنا جائز نہیں تو بہت سے مسلمانوں کا کسی کافر کی ماتحتی میں رہنا کیسے جائز ہوگا۔ لیکن اس مضمون کا اس آیت سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ دوسری دلیلوں سے ثابت ہے۔ اور اگر اسی دلالت کی بناء پر یہ کہا جائے کہ دوسری آیت میں و لا تنکحوا المشرکات حتیٰ یومن ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک عورتوں کا مسلمان کے تحت میں رہنا جائز نہیں۔ تو جب ایک مشرکہ کا مسلمان کے تحت میں رہنا جائز نہیں تو بہت سے مشرکین کا مسلمانوں کی رعایا بن کر رہنا بھی جائز نہ ہوگا تو اس کا کیا جواب دیں گے؟ یہ حال ہے ان استنباطوں کا۔ بعض لوگوں نے قرآن شریف کی آیتوں سے نئی سیاست کو مستنبط کرنا شروع کر دیا ہے یہ ایک قسم کی تحریف ہے۔ (الفصل للوصل ص ۱۸۳ مطبوعہ تھانہ بھون)

دارالکفر سے ہجرت کرنے کا شرعی حکم

سوال:۔ مخدومنا ہندوستان میں انگریزی حکومت کے ماتحت بڑے بڑے اکابر اور بزرگان دین گزرے ہیں اور اب بھی ہیں جو چشمہ فیض اور قابل اقتدار ہیں لیکن ایک طرف شیخ اکبر بھی بڑے بزرگ ہیں جو فتوحات مکیہ ص ۶۰ ۴ ج ۴ باب الوصایا میں وصیہ فرماتے ہیں کہ۔

وعلیک بالهجرة و لا تقم بین اظهر الکفار فان فی ذالک اهانه دین